REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP_3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۳۷

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور — نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپے — ششماہی ۱۰ روپے — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے — فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ — ۱۰ تبوک ۱۳۶۰ ہش — ۱۰ ستمبر ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور انور کی صحت کے متعلق اخبار الفضل بجریہ ۲۰ اگست ۸۱ء کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۸ تبوک (ستمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تاحال کشمیر کے دورہ پر ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے گھٹنے کی تکلیف میں پہلے سے افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی بخیریت واپسی اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ عزیز مرزا کلیم احمد صاحب کا میٹرک کا سالانہ امتحان مورخہ ۲۰ اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔ موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

قرآنی اصولوں پر عمل کر کے دُنیا تیسری عالمگیر جنگ سے بچ سکتی ہے

ناانصافی اور عدمِ مساوات کی وجہ سے تیسری عالمی جنگ کا خطرہ نوعِ انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے

پوری دُنیا ایک خدا اور ایک نوعِ انسانی کے اصول پر متحد ہو کر اس خطرہ کو دُور کرنے کی کوشش کرے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سال کے دورہ پر مشتمل کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" کا ایک ورق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال یورپ، امریکہ، افریقہ اور کینیڈا وغیرہ ۱۳ ممالک مغرب کا دورہ فرمایا۔ اس دورے کی رپورٹ پر مشتمل کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" حال ہی میں منظرِ عام پر آئی ہے۔ یہ کتاب اس دورے کے دوران حضور انور کی مجالس عرفان اور تقاریر و بیانات کے علاوہ نہایت قیمتی خطابات اور ارشادات کے مجموعے پر مشتمل ہے۔ ذیل میں حضور کے ارشاد کے خلاصے کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ارشاد حضور نے جماعت احمدیہ کیلگری کینیڈا کی طرف سے دیئے گئے استقبالیے میں ۹ ستمبر ۱۹۸۰ء کو فرمایا:

"قرآن نے مردوں اور عورتوں میں مساوات کی جو تعلیم دی ہے اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلوایا کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی اے مردو! اور عورتو! میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ مساواتِ انسانی کو آشکار کرنے والا بہت عظیم اعلان ہے۔ وہ جو خدا کی نگاہ میں افضل الرسل اور افضل الناس ہے وہ خود اللہ کے حکم سے یہ اعلان کرتا ہے کہ بحیثیت انسان مجھ میں اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں۔

حضور نے موجودہ زمانہ میں جسے متمدن اور ترقی یافتہ زمانہ کہا جاتا ہے مساواتِ انسانی کی زبردست خلاف ورزی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، آج دُنیا میں بڑی اور چھوٹی قوموں کی تفریق نے بہت ناگوار صورت اختیار کر رکھی ہے۔ بعض بڑی قومیں ہیں اور بعض چھوٹی۔ انسانی اقوام ہونے کی حیثیت میں اُن کے حقوق میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اقوام متحدہ میں بڑی قوموں کے حقوق زیادہ ہیں اور چھوٹی قوموں کے کم۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں اصل طاقت بڑی قوموں کے ہاتھوں میں ہے اور چھوٹی قومیں بے بس ہیں۔ حالانکہ انسانی مساوات کی رُو سے سب کو یکساں درجہ ملنا چاہیئے۔

اس ناانصافی اور عدم مساوات کا نتیجہ یہ ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ نوعِ انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔ اس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ پوری نوعِ انسانی متحد ہو کر اس خطرہ کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔

ONE GOD AND ONE HUMANITY سے

(یعنی ایک خدا اور ایک نوعِ انسانی) کے اصول پر متحد ہو جانا چاہیئے۔

حضور نے بڑے دردمندانہ لہجہ میں جذبہ و جوش سے کہا اگر تیسری عالمگیر جنگ کی شکل میں سروں پر منڈلانے والی مکمل تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم مل کر زندگی گزارو۔ سب کو یکساں درجہ دو اور سب کے یکساں حقوق تسلیم کرو۔ ابھی وقت ہے۔ ہمیں آج کچھ کرنا چاہیئے تاکہ مستقبل میں اپنی دانشمندی اور دُور اندیشی کی وجہ سے ہم ہنسیں اور خوش ہوں۔ نہ کہ اپنی حماقتوں پر آنسو بہائیں۔ خدا ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضور نے اپنے اس معرکہ آراء خطاب کو

(باقی دیکھئے صلا پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا — !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

رشی نگر میں مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اجتماع میں شرکت

مقامی اخبارات میں تذکرہ۔ وادی بھر سے ایک ہزار کے قریب خدام احمدیت کی شرکت۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلے

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی برھان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ رشی نگر

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اُس نے مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ر ۳۰ر اگست ۸۱ء کو رشی نگر میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سلسلہ میں اجتماع سے دو ماہ قبل ہی تیاریاں شروع کی گئیں۔ اور پہلی میٹنگ ناصر آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد شورت اور سرینگر میں بھی میٹنگوں کے دوران اس سلسلہ میں غور و فکر کیا گیا۔ اسی طرح انچارج مبلغ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے بھی مجالس کے دورے کر کے اجتماع کو کامیاب کرنے کی تلقین کی۔

اجتماع کی تشہیر

تاریخوں کے تعین کے ساتھ ہی مکرم عبدالسلام صاحب لون رشی نگر کو سیکرٹری اجتماع اور خاکسار برہان احمد ظفر کو انچارج مقرر کیا گیا۔ اخبار ریڈیو میں بار بار اعلان ہوا۔ اور لوکل اخبارات مارننگ ٹائمز۔ سری نگر ٹائمز اور آئینہ نے بھی اجتماع سے متعلق خبریں دیں۔

مرکزی نمائندگان

اس مرتبہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے اجتماع کے پروگراموں کی نگرانی کے لئے مرکز سے دو نمائندے بھجوانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مہتمم تعلیم مرکزیہ اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی بطور مرکزی نمائندے، اجتماع سے دو روز قبل رشی نگر پہنچ گئے تھے۔ ہر دو کی زیر نگرانی تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات باحسن طریق پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ الحمدللہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری اور استقبال

مورخہ ۲۷ر اگست ۸۱ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس شام چھ بجے کے قریب کھنہ بل تشریف لائے۔ اور اگلے روز مورخہ ۲۸؍۸؍۸۱ کو موصوف نے ناصر آباد میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور مورخہ ۲۹؍۸؍۸۱ کو آپ بخیریت قریباً گیارہ بجے رشی نگر پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ آپ کے ساتھ صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد اور حیدر آباد کے ایک خادم ارشاد احمد صاحب تشریف لائے۔ موصوف چونکہ قادیان سے ٹریکر پر تشریف لائے تھے لہٰذا ڈرائیونگ کے لئے مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش، اور مکرم عمر الدین صاحب درویش بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

رشی نگر پہنچنے پر محترم صاحبزادہ صاحب کا شایانِ شان طریق پر استقبال کیا گیا۔ چند خدام رشی نگر سے پہلی بستی رام نگری اپنے گھوڑوں پر استقبال کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے تمام قافلہ گھوڑوں پر سوار ہو کر رشی نگر میں داخل ہوا۔ یکدم فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی اور محترم صاحبزادہ صاحب کی گُل پوشی کی گئی۔

افتتاحی اجلاس

دوپہر کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد سوا بارہ بجے کے قریب گاؤں سے باہر ایک خوبصورت پنڈال میں جسے خوبصورت جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا اجتماع کے سلسلہ میں افتتاحی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ مکرم غلام رسول صاحب بٹ نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ اور خاکسار نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ (یہ پیغام اسی صفحہ پر دوسری جگہ دیا جا رہا ہے)

بعدہ مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب لون سیکرٹری اجتماع نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب میں خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا نوجوانوں کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ خدام نے دنیا سے لڑائی جھگڑوں، فتنہ و فساد کو دور کرنا ہے۔ اور مخلوق خدا کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا ہے۔ اپنے عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کے دل پیار سے جیتنے ہیں۔ اور وہ آواز جو آج سے بانوے سال قبل قادیان سے اٹھی تھی اور اکیلی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے تک پھیل گئی آپ نے اس آواز کو اتنا بلند کرنا ہے کہ دنیا کے کان اسے سننے کے لئے مجبور ہو جائیں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

ورزشی مقابلے

افتتاحی اجلاس کے بعد تمام خدام گراؤنڈ میں چلے گئے جہاں والی بال اور کبڈی کے مقابلہ جات کرائے گئے۔

علمی مقابلے

نماز مغرب و عشاء اور شام کے کھانے سے فراغت کے بعد علمی مقابلے شروع ہوئے۔ اس روز تلاوت قرآن مجید اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ صدارت کے فرائض مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی صدر جماعت رشی نگر اور میر غلام محمد صاحب صدر جماعت یاری پورہ نے سرانجام دیئے۔ جبکہ ججز مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

پیغام

بر موقع تیسرا سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر

"میرے بچو اور عزیزو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے خوشی ہے کہ کشمیر کے خدام احمدیت اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ خدا کرے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔

ہماری جماعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہو چکی ہے جو کہ آسمانی نوشتوں کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ یہ آنے والا دور جہاں بہت سی کامیابی اپنے ساتھ لائے گا وہاں اس میں غلبۂ اسلام کی خاطر انتہائی قربانیاں بھی پیش کرنی ہوں گی۔ اس دور میں احمدی نوجوانوں پر بڑی اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ عمر کے لحاظ سے اس دور میں سے گزر رہے ہیں جو ہمت، جوش اور عزم کا مظہر ہوتا ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی تمام استعدادیں اور جوش خدمت اسلام اور خدمت احمدیت کے لئے وقف کر دیں۔ مرکز سے گہرا اور مضبوط تعلق قائم کریں۔ اس کی ہر آواز پر اطاعت کے جذبہ کے ساتھ لبیک کہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اور حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی اس نصیحت پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں کہ:۔

"اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اپنے خدا کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ ۔ ۔ ۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

جماعتی زندگی کے سو سال پورے ہونے تک عمر کے لحاظ سے جماعت کا ہر بچہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو

ہر شخص قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو وہ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہو

نیز ہر شخص خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں روحانی علوم کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے دنیوی علوم بھی سیکھنے کی کوشش کریں!

جماعت بحیثیت جماعت اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو اور اپنے ماحول میں اصلاح یافتہ معاشرہ پیدا کرنے کی کوشش کرے

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جماعت سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن قارئین "بدر" کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"سورۃ انفال کی پانچویں آیت یوں ہے:-

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مذکورہ بالا صفات رکھنے والے جن کا ذکر پہلی چار آیات میں آیا ہے سچے مومن ہیں۔ اُن کے رب کے پاس اُن کے لئے بڑے بڑے مدارج، بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ مومن دو قسم کے ہیں قرآنی اصطلاح میں۔ ایک وہ جنہیں اس آیت میں اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کہا گیا ہے۔ سچے مومن۔ ایک وہ مومن ہیں جو مومن تو ہیں مگر اُن کے لئے قرآن عظیم نے سچے مومن کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لفظاً نہ معناً۔

اس آیت میں سچے مومنوں کے لئے تین وعدے دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے حضور اُن کے درجات ہیں۔ درجات کے متعلق قرآن کریم نے دوسرے مقامات پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو علم حقیقی رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ رفیع الدرجات ہیں۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہر شخص، ہر قوم کے لئے اس کے اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ نے درجات مقرر کئے ہوئے ہیں۔

بخشش کا سامان جو یہاں کہا گیا قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بخشش کے

تین بنیادی سامان

ہیں۔ ایک تو دعا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو انسان جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پاتا ہے۔ اور یہ تمام دوسرے سامانوں کی بنیاد ہے۔ دوسرے ہجرت ہے یعنی ہوائے نفس کی یلغار سے بچنا اور دنیا کی طرف مائل ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور ہر گندگی کو اپنے وجود سے نکال باہر کرنا۔ اور کوشش کرنا کہ انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائے۔ بخشش کا تیسرا اصولی سامان جس کا قرآن عظیم میں ذکر کیا گیا ہے وہ مجاہدہ ہے۔ مجاہدہ اپنے نفس کے خلاف بھی ہوتا ہے اور مجاہدہ حقیقتاً ہر اس طاقت کے خلاف ہے (اصطلاحی معنی ہیں) جو طاقت کہ انسان کو خدا سے دور لے جانے کی کوشش کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ میں نے بخشش کے سامان تمہارے لئے پیدا کر دیئے۔ میری ہدایت کے مطابق میری رضا کے حصول کے لئے ان سامانوں کو استعمال کرو۔ اور میرے پیار کو حاصل کرو۔

تیسری چیز جس کا یہاں ذکر ہے وہ انعام جو مومنوں کو دیا جائے گا وہ رزق کریم ہے محض رزق نہیں کہا۔ خدا تعالیٰ بڑا دیالو ہے۔ اور سب ہی کو دیتا ہے۔ مومن ہو یا کافر کسی سے بخل نہیں کرتا۔ کسی کو بھوکا نہیں مارتا۔ ہر ایک کی سیری کا اس نے انتظام کیا ہے۔ کسی کو جاہل نہیں رکھنا چاہتا۔ ہر ایک کے لئے

علم کے حصول کی طاقتیں

اس نے مہیا کی ہیں۔ کسی کو ظلمات میں بھٹکتے دیکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کے لئے نور کے سامان اس نے پیدا کر دیئے۔ بندہ خود اپنے آپ کو ان چیزوں سے محروم کر لیتا ہے۔

پس اس آیت میں ایک تو سچے مومنوں کا ذکر ہے۔ دوسرے اشارۃً اُن کا جو سچے مومن نہیں۔ تیسرے بنیادی طور پر سچے مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات مقرر کئے ہیں اُن کا ذکر ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا، یہاں تین بنیادی ایسے انعامات کا ذکر ہے۔

یہاں یہ جو فرمایا کہ مذکورہ صفات رکھنے والے ہی سچے مومن ہیں۔ وہ صفات پہلی چار آیات میں یہ بتلائی گئی ہیں:-

نمبر ایک یہ کہ سچے مومن تقویٰ کے حصول کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ تقویٰ کے معنی ہیں ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانا جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی امان، حفاظت اور پناہ میں آجائے۔

دوسرے یہ فرمایا کہ سچے مومن وہ ہیں جو آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اصلاح یافتہ معاشرہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معاشرہ سے ہر قسم کی گندگی کو دور کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اور تیسرے یہ کہ تقویٰ کے حصول اور اصلاح کی کوشش، ان دو اغراض کے لئے سچا مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے۔

اور چوتھے یہ کہ ایسا سچا مومن وہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس کا شعار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت تو یہ ہے کہ اس نے اپنی کامل تعلیم، قرآن عظیم میں جو احکام دیئے ہیں ان پر انسان کاربند رہے۔ اور

رسول اللہؐ کی اطاعت

یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معلّمِ حقیقی سے قرآن عظیم کی جو تفسیر سیکھیں اور

ہمارے سامنے بیان کریں۔ ہم کوشش کریں کہ اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے ہوں۔ رسول اللہؐ کی اطاعت کے دوسرے معنیٰ یہ ہیں کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قرآن کریم کی جو تفسیر کریں، خداداد نورِ فراست سے نتیجہ ہیں۔ اس کو ہم مضبوطی سے پکڑیں اور اپنی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے اُس پر عمل کرنا ضروری سمجھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا تیسرا مطلب یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو اُسوہ ہمارے سامنے پیش کیا اس کے حُسن اور عظمت سے ہم واقف ہوں۔ اور اپنی زندگی میں بھی اسی حُسن کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے چوتھے معنیٰ یہ ہیں کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو اجتہاد کیا، اس اجتہاد کو ہر دُوسرے اجتہاد پر فوقیت دیں۔ اور ان پر اُسے بالا سمجھیں۔ اور اپنی فلاح کی بُنیاد اس اجتہاد کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے میں دیکھیں۔

پھر اِن آیات میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ سچے مومن کی پانچویں صفت یہ ہے کہ پہلی چار باتوں کے حصُول کے نتیجہ میں اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کے سامنے

اللہ تعالےٰ کا ذِکر

کیا جاتا ہے تو اس کا دِل، اُس کی رُوح اور اس کا سارا وجُود خشیت اللہ سے بھر جاتا ہے۔

اور چھٹی صفت سچے مومن کی یہ بتائی کہ جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو وہ اُن کے ایمان کو بڑھاتی ہیں۔

آیات کا لفظ قرآن کریم نے دو معانی میں استعمال کیا ہے۔ ایک یہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ (آل عمران۔ آیت: ۱۹۱)

کہ زمین و آسمان کی پیدائش میں آیات بھری ہوئی ہیں۔ ہر چیز جو دستِ قدرتِ باری سے ظاہر ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم آیت ہے۔ اور سچے مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس حقیقت پر ایمان بھی لائے۔ اور اس حقیقت سے فائدہ اُٹھانے کی ہر آن کوشش بھی کرتا رہے۔ دستِ قدرتِ باری سے ظاہر ہونے والی ہر شئے غیر محدود صفات سے متصف ہے۔ مثلاً خشخش کا دانہ ہی لے لو۔ آج تک انسان خشخش کے دانہ کی ساری کی ساری خصُوصیات کا علم حاصِل نہیں کر سکا۔ ہر نسل پہلے علم پر زیادتی کرتی چلی آئی ہے، زیادتی کرتی چلی جائے گی۔ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی چیزیں بھی اپنی عظمت کے لحاظ سے آیات اللہ میں شمار ہوتی ہیں۔ اور

اِنسانی ترقی کا راز

اس چیز میں ہے کہ وہ انہیں آیات اللہ سمجھے۔ اور (۲) دوسرے آیات کا لفظ اس معنیٰ میں استعمال ہُوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو معجزات اور نشانات انسان کو اپنی طرف راہبری کرنے کے لئے دِکھائے جاتے ہیں وہ معجزات اور نشانات بھی آیت اللہ کہلاتی ہیں۔

اور ہر دو قسم کی آیات کا عِلم رکھنے کے بعد، ان کی حقیقت سمجھ لینے کے بعد انسان اس بات پر مجبُور ہوتا ہے کہ اس سرچشمہ کو جس سے وہ نکلیں اس ہستی کو جس نے انہیں پیدا کیا شناخت کرے۔ اور صرف اس ہستی پر توکل اور بھروسہ رکھے۔ اور مومن کی، ان آیات میں، ساتویں یہی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہے۔ اور خدا کے سوا ہر شئے کو لاشئے محض سمجھتا ہے۔ نہ اپنے وجُود کو کچھ سمجھتا ہے نہ بڑے سے بڑے اِنسان پر تکیہ رکھتا ہے۔ نہ دُنیا کی ایجادات کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے، نہ دُنیا کے اموال اس کے دِل میں کوئی خوف یا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ نہ دُنیا کی طاقتیں اُسے اپنے ربِّ کریم سے دُور لے جانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ تو سچے مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ

اللہ تعالےٰ پر کامِل توکّل رکھنے والا

اور اسی سے سب کچھ پانے والا ہے۔

کامل توکل دُو باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں مومن کی آٹھویں صفت یہ بیان ہوئی یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کہ وہ حقوق اللہ پُورے طور پر ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ دِل میں کھوٹ نہیں ہوتا۔ شرک کی ملونی نہیں ہوتی۔ غیر اللہ کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی۔

اور نویں صفت ان کی یہ ہے وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ کہ اللہ کی مخلوق کے سب حقوق ادا کرنے کے لئے ہر وقت وہ تیار رہتے ہیں۔

جب ہم اِن آیات پر غور کرتے ہیں۔ اور جب ہم سچے مومنوں کی وُہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں جو یہاں بیان ہوئی ہیں تو ہمارے سامنے پیارا، جماعت احمدیہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کا پروگرام آجاتا ہے اور اسی کا اس وقت مَیں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان سے قبل یہ بتا دینا چاہتا ہُوں کہ

ہماری جماعتی زندگی کے سو۱۰۰ سال

پُورے ہونے میں قریباً دس سال باقی ہیں۔ اور میرے اِس پروگرام کا تعلق ان دس سالوں سے ہے

نمبر ا۔ علومِ رُوحانی کا سیکھنا۔ اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عُمر کے لحاظ سے ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو۔ جب مَیں ہر بچہ کہتا ہوں تو میری مُراد ہر احمدی بچہ سے ہے۔ خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو، خواہ وہ دیہات میں رہنے والا ہو۔ خواہ وہ بڑی جماعتوں کا ایک طفل ہو خواہ وُہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہو کہ جہاں صرف ایک ہی خاندان احمدی ہے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہر بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے۔

(ب) - یہ علوم رُوحانی اور علوم قرآنی کے سیکھنے کے عنوان کے نیچے۔

"ب ۱" یہ ہے کہ عُمر کے لحاظ سے ہر طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی، ہر پُرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو۔

اور "ب ۲" یہ ہے کہ جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں وہ قرآن کریم کے معانی اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔

جب ہم نے یہ کہا کہ ایک سچا مومن

اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت

کرتا ہے تو وہ شخص جو یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ حکم کیا دیتا ہے وہ اس کی کامل اطاعت کیسے کر سکے گا۔ دُوسرے وہ محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیسے کر سکے گا۔ جنہوں نے دُنیا میں یہ اعلان کیا:-

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ (یُونس۔ آیت: ۱۶)

کہ جو وحی اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئی ہے مَیں صرف اُسی کی اتباع کرنے والا ہوں۔

تفسیرِ قرآن سیکھنے کے لئے (۱)۔ یہ بات ضروری ہے کہ معلّم حقیقی اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خود جو تفسیر سکھائی ہمیں اس کا علم ہو۔ بس سارے تو نہیں (مَیں سمجھتا ہوں سارے نہیں سیکھ سکتے) مگر کثرت سے جماعتِ احمدیہ میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو اُن کتب حدیث کو پڑھنے اور جاننے والے ہوں جن میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی تفسیر پائی جاتی ہے۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والے ہوں کہ وہ اِس پیاری تفسیر کو ہر احمدی کے کان تک پہنچائیں گے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے خود تفسیر کی۔ قرآن کریم سے اس کی مثالیں مَیں دے کے بتا سکتا ہوں۔ لیکن وُہ بڑا لمبا مضمون ہے۔ اس واسطے مَیں چھوڑ رہا ہُوں۔ پھر کسی وقت بتا دوں گا۔ یعنی دُو تفسیریں ہیں۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ نے سِکھائی خود محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو۔ اور دُوسری وُہ تفسیر ہے جو محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نُور کے نتیجہ میں

خود کی۔ پھر اس کے بعد وہ تفاسیر ہیں جو چودہ سو سال پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جو وہ

سو سال میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کرتی ہیں۔ اس وعدہ کے مطابق کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الواقعہ۔ آیت: ۷۸ تا ۸۱) کہ ہر زمانہ میں ہر نسل کے لئے اس نسل کے نئے مسائل حل کرنے کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے خدا کی نگاہ میں جو مطہر ہوں گے انہیں ایسی تفاسیر سکھائی جائیں گی۔ اور یہ مطالعہ قرآن کریم کی عظمت ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہر بگڑے ہوئے ماحول میں جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمد کا قرآن ہی آتا رہا۔ آتا رہے گا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

پروگرام نمبر ۲۔ یہ جو کہا گیا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیات باری سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں یہ حکم پنہاں ہے کہ جن علوم کو دنیوی علوم کہا جاتا ہے جن کا تعلق افلاک سے ہے۔ کیمیا سے ہے۔ طبعیات سے ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء سے ہے۔ زراعت سے ہے۔ طب سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں۔ اور انہیں بھی اللہ تعالےٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور ان کا بھی ایک مسلمان کے لئے سیکھنا ضروری ہے۔ اس لئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت، میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے

اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے

اور دنیا پر احسان کرنے کی خاطر، خدا اور رسول کی اطاعت میں دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے سیکھنے کی کوشش کرے۔ اور اِن دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ اس کی ذمہ داری اُمرائے اضلاع پر ہے۔ تنظیم انصار اللہ پر ہے۔ تنظیم خدام الاحمدیہ پر ہے۔ جماعت پر ہے۔ پوری کوشش کریں کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک تک ضرور پڑھ جائے۔ دس سال کے اندر اندر۔ اور پھر وہ بچے جب دسویں پاس کر چکیں اور یہ پتہ لگے کہ بعض بڑے ذہین ہیں۔ تو ان کے آگے پڑھانے کا جماعت ذمہ لے۔ وہ انتظام کرے۔ تاکہ خدا تعالےٰ نے جو انتہائی ہم پر احسان کیا کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے۔ اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دیں۔ ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بننے والے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں سے پیار کرتا اور وہ جو شکر نہیں کرتے اُس کا، غصے کی نگاہ ان پر ڈالتا ہے۔

پروگرام کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو۔ اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ معاشرہ کی برائیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور معاشرہ کو برائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اور آپ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش میں ہو اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اخلاق کو کامل کرنے کے لئے بھی مبعوث ہوا ہوں۔ اس وقت

چند موٹی باتیں

میں آپ کو بتا دوں:-

(۱) کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔

(۲) کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ خصوصاً دیہاتی جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں۔

(۳) ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو۔ جو عہد کرے وہ پورا کرے۔ جو بات کہے اس کے مطابق اس کا عمل ہو۔ اور

(۴) یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں جماعت کے اندر یا باہر۔ اس قسم کی رنجشیں نہ پیدا ہونے دے۔

(۵) کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔

(۶) اگر احمدیوں میں باہمی کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو جہاں تک قانونِ ملکی اجازت دیتا ہو اس اختلاف کو جماعتی مصالحت کے ذریعہ سے دور کیا جائے۔ اور آپس کی رنجش ہرگز پیدا نہ ہونے دی جائے۔ اور نہ کوئی تلخی پیدا ہونے دی جائے۔

(۷) کوشش کرو کہ پیار سے رہو۔

(۸) کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔ اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمہیں مل جائیں گی۔ پھر کسی اور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(الفضل مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۸۱ء)

صوبہ کشمیر کے خدام کا تیسرا سالانہ اجتماع — بقیہ صفحہ (۲)

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ہنیاد تھے۔ آخر میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر کی صدارت میں کشمیری زبان میں ایک مشاعرہ بھی ہوا۔

دوسرا دن مورخہ ۳۰ر اگست کو صبح نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن مجید اور چائے وغیرہ سے فراغت کے بعد مقابلہ نظم خوانی و اذان ہوا۔ صدارت مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب صدر جماعت آسنور نے کی اور جج کے فرائض مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد تمام خدام گراؤنڈ چلے گئے۔ جہاں مجموعی طور پر والی بال۔ کبڈی فائنل۔ نشانہ غلیل اور کرکٹ کے مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی اجلاس ٹھیک تین بجے اختتامی اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ آسنور نے کی۔ نظم مکرم ماسٹر غلام رسولی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت رشی نگر۔ خاکسار۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر۔ اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نمائندہ مجلس مرکزیہ اور مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون سیکرٹری اجتماع نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے خدام کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم موصوف نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہم سب اپنے ربِّ کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں احسن رنگ میں اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام سے یہ بات واضح ہے کہ ہر تنظیم کا دوسری تنظیم کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ اس لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آیا ہی کرتے ہیں۔ تاکہ گندے عنصر کو باہر نکال دیا جائے۔ جیسے کہ لوگ اپنے گھروں سے کوڑا کرکٹ باہر پھینک دیتے ہیں۔

آپ نے پاکستان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بامحاورہ ترجمہ قرآن کی ضبطی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جماعت ایک نازک دور سے گزر رہی ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ان مشکلات کو دور کرے۔ اور ہم کو قرآن کریم کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی۔ دعا کے بعد آپ نے مقام اجتماع پر ہی نماز ظہر و عصر ادا فرمائی۔ اور تمام خدام اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ الحمد للہ۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ رشی نگر کے خدام نے مہمانوں کا خاص خیال رکھا۔ اور ایثار کا نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ اجتماع کے دوران رشی نگر کے خدام نے خود لنگر سے کھانا نہیں کھایا بلکہ اپنے اپنے گھروں سے کھاتے رہے۔ اس اجتماع میں رشی نگر کے تمام احباب جماعت نے خاص تعاون دیا۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ ۔

درخواست دعا:- خاکسار کے بھتیجے عزیزم شہوار احمد آف ڈھاکہ بنگلہ دیش کی دونوں آنکھوں کی روشنی کسی حادثہ کے باعث بینائی ختم ہونے کا خطرہ ہے۔ ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق روشنی آبھی سکتی ہے اور نہیں بھی آسکتی۔ بچہ ذہین ہے میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ خاکسار مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے درد دل سے درخواستِ دعا کرتا ہے۔ (خاکسار ابو خالد بشیر احمد کلکتہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۰ء

پہلی قسط

ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت غلبۂ رُسل کی روشنی میں

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی سکندر آباد

یوں تو سارا عالم اور اس کا پُر حکمت نظام ایک عزیز و حکیم ہستی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس کے جلووں کو ظاہر کر رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نور کو سب سے بہتر منعکس کرنے والے اور دین کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے والے اللہ تعالیٰ کے نبی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراطِ مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کرکے اور ان کی ترتیب احکم اور ابلغ پر نظر ڈال کر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کر سکتا ہے کہ اس کارخانۂ پُر حکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس فقرے میں کہ ضرور ہونا چاہیئے اور اس فقرے میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔ واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔ جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے .... نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس آئینے کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔ تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے .... ہمیشہ سے وہ کنزِ مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ ہی سے شناخت کیا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۱ - ۱۱۳)

نبیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے کئی جلوے دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کی پاک و مطہر زندگی، ان کا علم و معرفت، اُن کی قبولیتِ دعا کے کرشمے، اُن کا غیب کی خبروں پر اطلاع پانا۔ اُن کا باوجود اکیلے اور بے بس ہونے کے طاقتوروں پر غالب آجانا۔ یہ ایسے اُمور ہیں جن سے خدا کی قدرتوں کا پتہ لگتا ہے۔ اُن میں سے ایک پہلو غلبۂ رُسل اس وقت میری تقریر کا موضوع ہے۔ زمانہ قدیم سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی ایک شخص دنیا میں خدا کا پیغام لایا تو اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن باوجود اکیلا اور کمزور ہونے کے اور باوجود مخالف حالات کے وہ ہمیشہ غالب رہا۔ عقل تو یہ کہتی ہے کہ تھوڑوں کے مقابلہ پر بہتوں کو غالب آنا چاہیئے۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ ہوتا اس کے برعکس ہے۔ ایک نبی اکیلا خدا کا نام لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ دنیا اس کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے لیکن مخالف ہار جاتے ہیں۔ اور نبی اپنے مقصد میں جیت جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ مخالفین کے ذریعہ نبی اور اس کی جماعت کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض نبیوں کو قتل بھی کیا گیا ہے۔ لیکن دنیا کی تاریخ ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کرتی کہ نبی اپنے مقصد میں ناکام رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس دلیل کو نہایت موثر انداز میں اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں پیش فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ۔ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ۔ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ

(۳۷ : ۱۷۲ تا ۱۷۴)

اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لئے گزر چکا ہے جو یہ ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر یعنی مومنوں کا گروہ ہی غالب رہے گا۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ۔ (۴۰ : ۵۲)

اور ہم اپنے رسولوں اور اُن پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ۔ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي۔ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ۔

(۵۸ : ۲۱ - ۲۲)

یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سخت ذلیل لوگوں میں شمار ہوں گے اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو غالب کر کے دنیا کو اپنے طاقتور ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔ وہ صداقت کا بول بالا کر کے دنیا پر اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

(۱۷ : ۸۲)

اور سب لوگوں کو کہہ دے کہ بس اب حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے۔ اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔

گیتا میں بھی ہم پڑھتے ہیں کہ حضرت کرشن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کبھی دھرم کی کمی ہوتی ہے اور ادھرم کی زیادتی تب تب میں ظاہر ہوتا ہوں۔ نیک دل لوگوں کی حفاظت کرنے کے لئے اور بدیوں کو ہلاک کرنے کے لئے۔

ہستی باری تعالیٰ کی اس دلیل کا تاریخ سے گہرا تعلق ہے۔ قرآن مجید میں بار بار بیان ہوا ہے کہ تم دنیا میں پھر کر دیکھو تو تمہیں ہر جگہ، ہر زمانے میں یہی نظارہ دکھائی دے گا کہ نبیوں کو جھٹلانے والے ناکام رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ فرمایا:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ۔ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔

(۱۶ : ۳۷)

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول کو یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ اے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو۔ اور حد سے بڑھنے والے سے کنارہ کش رہو۔ اس پر ان میں سے بعض تو ایسے اچھے ثابت ہوئے کہ انہیں اللہ نے ہدایت دی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان پر ہلاکت واجب ہو گئی۔ پس تم تمام ملک میں پھرو اور دیکھو کہ انبیاء کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا تھا۔

نبیوں کی تائید میں نصرتِ الٰہی کا ظہور

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک بہت سے انبیاء گزر چکے ہیں۔ اس وقت میں صرف چند نبیوں کے غلبہ کا ذکر کرتا ہوں۔

ہمارے ملک ہندوستان میں حضرت رام چندر علیہ السلام اور حضرت کرشن علیہ السلام جیسے عظیم الشان نبی گزرے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف سے بلایا تھا۔ حضرت کرشن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کائنات عالم کو چلانے والا ایک ایشور ہے اور وہ ایشور ہم سے کچھ دور نہیں ہے بلکہ ہمارے دل میں ہے۔ آپ ارجن کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر شانتی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس خدا کی پناہ میں آجاؤ۔ اس کی پناہ میں جانے سے اور اس کی بھگتی کرنے سے تمہیں حقیقی شانتی اور سکون ملے گا۔"

(گیتا: ادھیائے ۱۸)

حضرت کرشن علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں نے بھی آپ کی مخالفت کی تھی۔ لیکن

حضرت کرشن علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور اب ہم اس مقدس ہستی کو نہایت عزت اور ادب سے یاد کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں بعض انبیاء کے مخالفین کے عبرتناک انجام کا ذکر ہے دنیا کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ جس کا ذکر قرآن مجید نے کئی جگہ کیا ہے طوفانِ نوح کا واقعہ ہے

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے زمانے میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور انہوں نے اپنی قوم کو یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو ان کی قوم بدیوں میں مبتلا تھی انہوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا دن رات انہوں نے تبلیغ کی لیکن ان کی قوم نے انکار کیا قرآن مجید فرماتا ہے۔

قال رب انی دعوت قومی لیلا و نهارا فلم یزدهم دعاءی الا فرارا
(۷۱ : ۶ و ۷)

پھر اس نے اللہ سے کہا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات کے وقت بھی پکارا اور دن کے وقت بھی پکارا مگر میری تبلیغ کی وجہ سے اور بھی دور بھاگنے لگے۔

و انی کلما دعوتهم لتغفر لهم جعلوا اصابعهم فی اذانهم واستغشوا ثیابهم و اصروا واستکبروا استکبارا (۷۱ : ۸)

اور میں نے جب کبھی ان کو تبلیغ کی تاکہ وہ مان لیں اور تو ان کو معاف کرے انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اپنے سر کے گرد لپیٹ لئے اور انکار پر اصرار کیا اور شدید تکبر سے کام لیا

ثم انی دعوتهم جهارا (۷۱ : ۹)

پھر میں نے ان کو بلند آواز سے تبلیغ کی (یعنی تقریروں کے ذریعہ سے)

ثم انی اعلنت لهم و اسررت لهم اسرارا (۷۱ : ۱۰)

پھر میں نے ان کو ظاہری سمجھانے کی کوشش کی اور پھر ان کو پوشیدہ تبلیغ کی

فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارا (۷۱ : ۱۱)

اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

مخالفین نے نہ صرف انکار کیا بلکہ حضرت نوح علیہ السلام کی بڑی مخالفت کی انہوں نے دعا کی اے خدا میں مغلوب ہوں تو میری مدد کر۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بتایا کہ ایک طوفان آئے گا اور جن لوگوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا ہے وہ غرق کئے جائیں گے آپ کشتی بنائیں حضرت نوحؑ کشتی بناتے جاتے تھے اور جب کبھی ان کی قوم میں سے کوئی بڑے لوگوں کی جماعت ان کے پاس سے گزرتی تھی تو وہ اس پر ہنستی تھی بظاہر حالات ایسے تھے کہ کسی طوفان کی توقع نہ تھی لیکن ہوا یہی کہ طوفان آگیا حضرت نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے کشتی میں بیٹھ کر محفوظ ہو گئے اور منکرین کو جن میں ان کا بیٹا بھی شامل تھا خدا نے اس طوفان میں غرق کر دیا۔

اس تاریخی واقعہ پر ہم غور کریں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا زبردست ثبوت ملتا ہے حضرت نوح علیہ السلام کا لوگوں کو ایسے وقت میں کہنا کہ طوفان آئے گا جبکہ اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ ظالموں کا غرق کیا جانا اور حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی جماعت کا پانی کی بڑی بڑی موجوں میں سے محفوظ نکل آنا۔ کیا یہ سب باتیں اس بات کا ثبوت نہیں کہ اس دنیا کی چیزوں پر ایک بالا ہستی کا تصرف ہے اس کو ہم خدا کہتے ہیں۔

ملک شام میں نظر ڈالیں تو یہ نظارہ سامنے آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تنہا خدا کا نام لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی قوم کو توحید کا درس دیتے ہیں انہیں جلتی ہوئی آگ میں جھونکا جاتا ہے لیکن اسی آگ کو جو ہمیشہ جلایا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا ہے کہ اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم
(۲۱ : ۷۰)

تب ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا باعث بھی بن جا۔

اب دیکھو کہ دنیا میں کتنے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام لیوا ہیں اور آپ کو آگ میں ڈالنے والے کہاں ہیں؟ یہ صرف تاریخی واقعہ نہیں بلکہ زندہ نشان ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے بارے میں آریہ اعتراض کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچانے کے بارے میں خدا کا وعدہ ہے تیں اسے کوئی مخالف آزمالے اور آگ جلا کر ہمیں اس میں ڈال دے آگ ہم پر کام نہ کرے گی اور وہ ضرور اپنے وعدے کے مطابق بچالے گا۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۱)

مصر کی طرف ہم نظر ڈالیں تو ایک اور عجیب نظارہ دکھائی دیتا ہے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک غریب خاندان میں پیدا ہوتے ہیں وہ خدا کی تجلی دیکھتے ہیں اور اس کی یہ آواز سنتے ہیں کہ

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

میں یقیناً اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر

فرعون جیسے زبردست بادشاہ کو وہ خدا کی طرف سے بلاتے ہیں جس نے ملک میں فساد برپا کر رکھا تھا فرعون ان کی تکذیب کرتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ کمزور بنی اسرائیل کو لے کر نکل گئے ہیں فرعون اپنے جرار لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کرتا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پکڑے گئے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے سونٹے کو سمندر پر مار جس پر سمندر پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا ایک بڑے ٹیلے کی طرح نظر آنے لگا پھر اللہ فرماتا ہے کہ مخالفین موسیٰ کو ہم نے غرق کر دیا۔

سمندر میں مد و جزر کے اوقات ایسے وقت میں ہوئے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گزرنے کا وقت آیا تو سمندر نے پھٹ کر رستہ بنا دیا لیکن جب فرعون کے گزرنے کا وقت آیا تو فرعون اپنے لشکر اور ساز و سامان کے ساتھ اس کی موجوں کا شکار بن گیا کیا یہ حیرت انگیز واقعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کی زبردست دلیل نہیں؟

فلسطین کی طرف نظر ڈالیں تو ایک اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا شاندار نظارہ ہمیں نظر آتا ہے وہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھڑے ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں:-

ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ هذا صراط مستقیم
(۳ : ۵۲ ؛ ۱۹ : ۳۷)

اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شدید مخالفت کی جاتی ہے آپ کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا جاتا ہے آپ کو صلیب پر لٹکایا جاتا ہے۔ اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ چونکہ صلیب پر مرنے والا لعنتی ہوتا ہے وہ اس طرح ہمیشہ کے لئے دنیا میں ذلیل ہو جائیں گے۔ قرآن مجید فرماتا ہے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (۳ : ۵۵)

اور انہوں نے یعنی مسیح کے دشمنوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ ہر تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے

اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة

اس وقت کو یاد کرو جب اللہ نے کہا عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا اور کافروں کے الزامات سے تجھے پاک کروں گا اور جو تیرے پیرو ہیں انہیں ان لوگوں پر جو منکر ہیں قیامت تک کے لئے غالب رکھوں گا۔

اب دیکھئے یہ باتیں کیسے پوری ہوئیں آندھی آتی ہے اور موسم میں ایسی تبدیلی ہوتی ہے کہ وہ زیادہ دیر تک صلیب پر نہیں لٹکے رہتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کو آتا ہے ان کو لعنتی موت سے بچا لیتا ہے اور ان کو ایسی عزت دیتا ہے کہ آج ساری دنیا میں عیاں ہے۔ آج آپ کسی ملک میں بھی چلے جائیں آپ دیکھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام عزت اور محبت سے لیا جا رہا ہے یہ صرف تاریخی واقعہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ نشان ہے۔ (باقی)

عورت کا بہترین محافظ ــــ پردہ

(مکرمہ سیدہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب - فیصل آباد)

اسلام نے مرد اور عورت کے ذمہ جو فرائض و وظائف مقرر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے سے ہی ایک عورت یا مرد حقیقی معنوں میں مسلمان کہلانے کا حق دار ہے۔

اسلام نے جو ضابطے قوانین اور اصول وضع کئے ہیں ان کو اختیار کرنے سے ہی انسان ہر قسم کی ٹھوکر اور حوادث زمانہ سے بچ سکتا ہے ورنہ نتیجہ اس کے برعکس ہے۔ مذہب سے لاتعلقی اور خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ذلت و خواری کے سوا کچھ نہیں۔ اگر انسان خدا تعالےٰ کے احکام میں مخفی حکمت کو سمجھنے لگے تو اس پر واضح ہو جائے کہ خدا نے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کو صرف اس بات سے منع فرمایا ہے جو انکے لئے انتہائی ضرر رساں ہے اور صرف اس بات کا حکم دیا ہے جو انکے لئے باعث خیر و برکت تھی۔ اب پردہ کو ہی لیجئے۔ اسلام نے عورت کے لئے پردہ لازم قرار دیا ہے پردہ کے فوائد اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں قلمبند کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پردہ تقویٰ اور اسلام کا شعار اور شرم و حیا کی علامت ہے۔ اسلام کی نظر میں اس قسم کی عورت مسلمان اور پرہیزگار کہلانے کی مستحق نہیں جو پردہ کی پابند نہیں کیونکہ پردہ طہارت کا سبب اور سلامتی کا وسیلہ ہے۔ ارشاد ربی ہے:۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(احزاب آیت ۶۰)

اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (موُنہوں) پر چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر انکے لئے موجب شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مسلمان خواتین کو پردہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور تاکید کی ہے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنے آپ کو جلباب یعنی بڑی چادر سے چھپا لیا کریں تاکہ چشم بد اُن کی طرف نہ اُٹھے اور انہیں تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ گویا پردہ عورت کا مضبوط ہتھیار ہے جس کی بدولت وہ اپنے آپ کو شریر اور بے باک نگاہوں سے بچا سکتی ہے اور اپنے تقدس و وقار کی حفاظت کر سکتی ہے مگر کتنا اذیت ناک پہلو ہے کہ آج وہی عورت جس کیلئے پردہ کی آیات نازل ہوئی تھیں پردہ کی حدود سے نکل کر ننگے منہ اور سر گلیوں بازاروں میں گھومتی پھرتی اور خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتی ہے۔

اکثر عورتیں تو پردہ کے بارے میں یہاں تک کہتی ہیں کہ پورے جسم کا پردہ کرنا ضروری نہیں۔ بس آنکھ میں حیا ہونا چاہئیے اور یہ کہ بے پردگی بڑے گناہوں میں نہیں بلکہ صغائر یعنی چھوٹے گناہوں میں شامل ہے وغیرہ۔

میں اپنی ان غافل بہنوں سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ کی آنکھوں میں جتنی حیا اور پاکیزگی تھی اتنی حیا بھلا کسی عام عورت کی آنکھوں میں کہاں ہو سکتی ہے اور جتنا اُن مقدس ہستیوں کے قلوب ایمان، تقویٰ اور نیکی کے انوار سے معمور تھے اتنا کسی اور عورت کے دل میں کیا ایمان ہوگا لیکن قابل غور بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو پردہ کرنے کی تلقین کیوں کی اور رسول مقبولؐ نے انہیں بے پردہ پھرنے سے کیوں منع فرمایا؟ صرف اس لئے کہ عورت چھپے رہنے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر آتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت کی آنکھوں میں کتنا ہی حجاب کیوں نہ ہو مگر شیطان طینت اُسے کبھی پاکیزہ نظروں سے نہیں دیکھیں گے اور اس پر نگاہ پڑتے ہی انکے قلوب بُرائی پر آمادہ ہو جائیں گے۔

ایک شریف اور عفت مآب عورت قطعاً برداشت نہیں کر سکتی کہ اسکے مقدس اور پاکیزہ حُسن کو کوئی غلط نظر سے دیکھے اور یہ بات بھی خوب ذہن نشین ہو کہ ہر دل فاسد نیت سے پاک نہیں ہوتا۔ ہر نظر حیا سے معمور نہیں ہوتی۔ نیکی اور بدی ساتھ ساتھ ہیں۔ جہاں نیکی کے گل ہیں وہاں بدی کے کانٹے بھی ہیں اور عورت کو گھر کی چار دیواری سے باہر قدم رکھتے ہی دونوں سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر ایسی حالت میں عورت کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کرے اور خدائی احکام کے مطابق پردے کے حصار میں رہے۔ اسی میں اس کی بھلائی ہے۔ یاد رہے بُرائی کرنے سے زیادہ بُرائی کی ترغیب دینا گناہ ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ بے پردگی گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ۔ خدا تعالیٰ کے حکم کی توہین کرنے والی اور غفلت کے اندھیرے میں بھٹکی عورت کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہر وہ کام جس سے خدائے ذوالجلال نے قرآن مجید میں منع فرمایا ہے اس کو جھٹلانا گناہ کبیرہ ہے اور خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے صاف واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے آگے نکل جائے اسے وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا اور اس کے لئے رسوا کرنے والا عذاب (مقرر) ہے۔

اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ جو کوئی بھی اس کی مقرر کردہ حد بندیوں سے تجاوز کریگا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ وہی قوم زوال پذیر ہوئی جو قوانین قدرت سے منحرف ہوئی اور حجاب کی حدود سے نکل کر دنیا کی رنگینیوں میں کھو گئی۔ آزادی اور عُریانی کے سب سے بڑے مرکز یورپ کے علماء اور مصنفین پردہ کی پابندی کو تعریفی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ماضی میں وہی قوم زوال پذیر ہوئی جس کی عورتیں بے پردگی اور عریانی کی طرف مائل تھیں۔ رومن حکومت کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ رومن حکومت کی بنیاد شہر روما میں چھ صدی قبل مسیح پڑی۔ ابتداء میں یہ حکومت ایک چھوٹی مفلس اور بے حقیقت تھی مگر رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کر کے تمدن و تہذیب سے اعلیٰ درجہ تک پہنچ گئی۔ اس حکومت میں بھی عورتیں پردہ کی قید میں رکھی جاتی تھیں چنانچہ انیسویں صدی کی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے:۔

”رومی عورتیں بھی اسی طرح کام کاج کو پسند کرتی تھیں جس طرح مرد پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے گھروں میں کام کرتی رہتی تھیں۔ اُن کے شوہر اور باپ بھائی صرف میدانِ جنگ میں سرفروشی کرتے رہتے تھے۔ خانہ داری کے کاموں سے فراغت پانے کے بعد عورتوں کے اہم کام یہ تھے کہ وہ سوت کاتیں اور ان کو صاف کر کے ان کے کپڑے بنائیں۔

رومی عورتیں نہایت سخت پردہ کیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان میں جو عورت دایہ گیری کا کام کرتی تھی وہ بھی اپنے گھر سے نکلتے وقت بھاری نقاب سے چہرہ چھپا لیتی اور اس کے اوپر ایک موٹی لمبی چادر اوڑھتی جو ایڑی تک لٹکتی رہتی۔ پھر اس چادر پر بھی ایک عباء اور اوڑھی جاتی جس کے سبب سے اس کی شکل کا نظر آنا تو کیا جسم کی بناوٹ کا بھی پتہ لگنا مشکل ہوتا تھا۔“

جس زمانے میں رومی عورتیں پردہ کی پابند تھیں اور وہ چراغ خانہ سے شمع محفل نہ بنی تھیں اس وقت اس قوم نے ہر فن اور جملہ کمالات میں بے نظیر ترقیاں کیں، عمارت سازی، بُت تراشی، فتوحات ملکی، سلطنت و حکمت، عزت و عظمت اور علم و ہنر میں ساری دنیا کی قومیں اسکے مقابل ہیچ ہو گئیں لیکن جونہی عورت پردہ کے حصار کو چاک کر کے گھر کی چار دیواری سے باہر آئیں وہاں عیش پرستی اور بے حیائی کا پرچار ہونے لگا۔ اور اس عظیم سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمان بادشاہوں کی حکومت نیست و نابود کیوں ہوئی تھی؟ اسی لئے کہ مسلمان خدائے بزرگ و برتر کو بُھلا کر دُنیا کی سحر انگیزیوں میں گم ہو چکے تھے مسجد کے مینار سے گونجنے والی اللہ اکبر کی آواز طبلوں کی تھاپ میں دب کر رہ گئی تھی۔ مردوں کے ہاتھوں نے شمشیر چھوڑ کر رُباب تھام لئے اور خدا کی راہ میں سرفروشی کرنے والے جوان عورت کی خاطر فتنہ و فساد کھڑا کرتے۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھنے لگے تھے اور پھر اس حکومت کا جو حال ہوا وہ سب جانتے ہیں۔

اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہدایت کی ہے کہ گزشتہ قوموں کی تاریخ پر غائر نظر ڈال کر اس بات کا مطالعہ کرو کہ ان کی تباہی و بربادی کے اسباب کیا تھے اور پھر ان امور سے بچنے کی کوشش کرو تاکہ ان قوموں کی طرح تم پر بھی آفت اور زوال نہ آجائے۔ نیکی اور شرافت کا فقدان اور کثرتِ بے پردگی دخولِ جہنم کا سبب ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:-

ما ترکتُ بعدی اضرّ
علی الرجال من النساءَ

میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔

یورپ کے ایک بڑے عالم "نوٹس پیردلؔ" نے بھی کسی قوم کی اخلاقی پستی اور اسکے تباہ ہونے کا ذمہ دار عورت کے وجود کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ وہ "ریویو آف ریویوز" جلد ۱ میں پولیٹیکل فساد کے عنوان سے لکھتا ہے:-

سیاسی امور اور پولیٹیکل اصول میں خرابی پڑنے کی مثالیں ہر ایک زمانے میں یکساں پائی گئی ہیں اور جو بات سخت حیرت میں ڈال دینے والی ہے وہ یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں اس فساد کی علامتیں جو پائی گئی تھیں وہ آج کل بجنسہٖ نظر آرہی ہیں یعنی یہ کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی بنیادیں منہدم کرنے میں سب سے زبردست کارکن عورت رہی ہے۔"

لیکن مرد صرف عورت کو ہی کسی قوم کی تباہی کا ذمہ دار ٹھہرا کر بری الذمہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت کو پردے میں رکھنے یا باہر لانے کا ذمہ وار مرد ہے۔ مرد عورت کو جیسا روپ دینا چاہے دے سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کی دُوربین نگاہیں بہت پہلے سے ہی اس آنے والے فتنہ کو دیکھ چکی تھیں۔ اسی لئے آپؐ نے بار بار انسان کو اس فتنہ سے بچنے کی نصیحت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:-

ان الدُّنیا حلوۃ خضرۃ
وانّ اللّٰہ مستخلفکم فیھا
مناظر کیف تعلمون فاتقوا
الدنیا واتّقوا النساء فانّ
اوّل فتنۃ بنی اسرائیل
کانت فی النساءَ"

ترجمہ:- دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا سے بچ جاؤ۔ عورتوں سے بچ جاؤ کیونکہ بنی اسرائیل میں بھی رونما ہونے والا پہلا فتنہ عورتوں ہی کا تھا۔

حجاب عورت کی فطری شرم و حیا کا تقاضا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:-

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

کسی سے اس سوال کا جواب بن نہ پڑا۔ حضرت علیؓ جب اپنے گھر گئے تو حضرت فاطمہؓ سے پوچھا۔

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا

"نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے"

حضرت علیؓ رسول مقبولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کا قول دہرایا تو رسولِ پاکؐ نے فرمایا:-

"فاطمہ میرا جگر پارہ ہے۔ اس کی رائے میری رائے ہے"

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کو نصف ایمان کہا ہے کیونکہ باحیا انسان ہر قسم کی بُرائی سے اجتناب کرتا ہے۔ اسی لئے ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے فرمایا:-

"بلاشبہ حیا اور ایمان ایک ساتھ ہوتے ہیں۔ جب ایک رخصت ہوتا ہے تو دوسرا بھی چل دیتا ہے"

حضرت عائشہ صدیقہؓ رسولِ مقبولؐ کی محبوب بیوی تھیں۔ آپؓ ایمان، تقویٰ، نیکی اور پاکیزگی کا پیکر تھیں۔ رسولِ پاکؐ کی رفاقت میسر ہونے کی بناء پر آپؓ کے افعال و اعمال میں رسولِ پاکؐ کے افعال کی بہت جھلک ملتی تھی۔ اسی لئے آپ پوری دنیا کی مسلمان عورتوں کی سردار اور نصف دین کی مالک ہیں۔ آپؓ پردہ کی سخت پابند تھیں۔

اسحاق تابعی نابینا تھے۔ وہ جب بھی کبھی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ ان سے پردہ کر لیا کرتیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا "اُم المومنین آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا"

حضرت عائشہؓ نے فرمایا "تم مجھے نہیں دیکھتے مگر میں تو تمہیں دیکھ سکتی ہوں"

اسی طرح حج کے دنوں میں طواف کی حالت میں بھی حضرت عائشہؓ کے چہرے پر نقاب پڑی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حج کے دنوں میں چند عورتوں نے عرض کیا۔ اُم المومنین چلیئے حجرِ اسود کو بوسہ دے لیں۔ آپ نے فرمایا "تم جا سکتی ہو۔ میں مردوں میں نہیں جاؤں گی"

اگر آج مغرب کے رنگ میں رنگی بے پردہ عورت اپنی بزرگ خواتین کی سیرتِ طیبہ پر نظر ڈالے تو اسے بخوبی علم ہو جائے کہ ہماری بزرگ خواتین پردے کی کس قدر پابند اور خدا کی فرمانبردار تھیں مگر آج پردہ تو کیا بناؤ سنگھار کر کے غیر مرد کے سامنے جاتے ہوئے بھی حجاب محسوس نہیں کرتی۔ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ جس مسلمان عورت کے حیا اور تقدس پر فرشتے بھی سر جھکاتے تھے وہی عورت یورپ عورت کی طرح نیم عریاں لباس زیبِ تن کر کے مخلوط پارٹیوں میں شرکت کرتی ہے۔ اور اپنے اس فعل پر اظہارِ فخر کرتی ہے ان عورتوں کو خود نمائی، بناؤ سنگھار اور ظاہری نمود و نمائش کا اس قدر خبط ہے کہ وہ اپنی خواہش کی تکمیل میں ہزاروں روپیہ ضائع کرتی ہیں اور اپنا شوق پورا کرنے کے لئے قرض لینا پڑے تو قرض لینے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتیں۔

عورتوں کی ظاہری نمود و نمائش اور خود نمائی کی وبا صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں سرطان کی طرح پھیل چکی ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا کا مصنف بہت کچھ حالات بیان کرنے کے بعد پھر لکھتا ہے کہ:-

"بیشک کچھ ہم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو عورتوں کی زینت پسندی کا روز بروز ہمارے اخلاق پر بُرا اثر ڈالنا محسوس ہوا ہے بلکہ ہمارے نامور اہلِ قلم اصحاب نے بھی اس موضوع پر خامہ فرسائی میں کمی نہیں کی اور ہمارے بکثرت ناول جو عام پسندیدگی کی نظروں سے دیکھے گئے ہیں۔ اس خرابی کا مفصّل پیرایہ میں ذکر کر چکے ہیں جو عورتوں کے حدِّ جنون تک پہنچی ہوئی بناؤ سنگار کی خواہش سے گھرانوں کی بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بیماری سے ہمارا پیچھا کیونکر چھوٹ سکے گا۔ جو ہماری مدنیت کی جڑیں کھو دے ڈالتی ہے اور اس کو بہت جلد معدوم و برباد کر دینے کی دھمکی دے رہی ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دو کہ یہ ایک لاعلاج تنزّل ہے"

اگر یورپ دولت مند ہونے کے باوجود عورت کی حد سے بڑھی فضول خرچی اور آرائش کو بربادی کا موجب بنا کر اپنی مدنیت کو باعثِ زوال قرار دیتا ہے تو ایشائی ممالک جو پہلے ہی غربت و افلاس کی چکّی میں پس رہے ہیں عورتوں کیلئے بناؤ سنگھار کے افراط کا سامان کر کے کس مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ بلاشبہ آرائشِ حسن و جمال عورت کا فطری حق ہے مگر ضرورت سے زیادہ خواہشِ بناؤ سنگار اور ناجائز طریقوں سے اپنے آپ کو سنوارنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔ مثلاً آج کل دستور ہے کہ جس عورت کے ذرا بھی بال کم ہوئے وہ مصنوعی بال لگا لیتی ہے۔ حالانکہ آنحضرتؐ نے مصنوعی بال لگانے والوں اور لگانے والیوں یعنی مرد اور عورت دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور نہ عورت کو ایسے جائز ہے کہ وہ بن سنور کر غیر مرد کے سامنے جائے۔ عورتوں کا غیر مردوں کے درمیان حسن و جمال کا اظہار اور زیب و زینت کی نمائش سراسر گمراہی ہے۔ بلکہ یہ تو وہ شرارہ ہے جو بھڑکر انسانی نفوس میں حیوانی شہوت کے مخفی جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں بالکل ایسے جیسے کھانے دیکھنے اور انکی خوشبو سونگھنے سے بھوک بیدار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان امور سے منع فرمایا ہے جو خواہشاتِ نفسانی کو بھڑکانے والے ہوں۔ شہوت صرف اسوقت بھڑکتی ہے جب اسے بیدار کرنے کی دعوت دی جائے اور اپنے حسن و جمال کی نمائش کرنے والی عورت شہوت کو بھڑکانے اور مردوں کو گمراہ کرنے کے جرم کی مرتکب ہوتی ہے۔ ظاہر ہے جب ایک بے پردہ عورت بن سنور کر غیر مرد کے سامنے جائے گی تو فی الفور اس مرد کے دل میں اس عورت کیلئے منفی جذبات جاگزیں ہوں گے اور یہی امر ایمان میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ اسی لئے رسولِ پاکؐ نے مومن عورت کو پردہ اور مومن مرد کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

ثلاث اعین لا تمسّھا
النار عین عفّت عن محارم
اللّٰہ وعین حرست فی
سبیل اللّٰہ وعین بکت
من خشیۃ اللّٰہ

تین آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف نہ دیکھا۔ وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں حفاظت کی اور وہ آنکھ جو خوفِ خدا کی وجہ سے رو پڑی۔

خدا تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف دیکھ لینا بھی گناہ عظیم ہے۔ مثلاً مرد کی آنکھ جب عورت کی طرف اُٹھتی ہے تو ضرور (اس) مرد کا دل بُرائی کی ترغیب دے گا اور وہ (مرد) گناہ کا مرتکب ہوگا۔ اس بارے میں ایک شاعر نے خوب کہا ہے۔

کل الحوادث مبدا ھا من النظر
ومعظم النار من مستصغر الشرر
کم نظرۃ فتکت فی قلب صاحبھا
فتک السھام بلا قوس ولا وتر
والمرءُ مادام ذاعین یقلّبھا
فی اعین العین موقوف علی الخطر
یسرّ مقلتہ ما ضرّ مھجتہ
لا مرحبا بسرور جاء بالضرر

ترجمہ:- تمام حوادث کا آغاز نظر سے ہوتا ہے جیسے کہ معمولی سے شرارے سے آگ کا بہت بڑا الاؤ بھڑک اُٹھتا ہے۔ کتنی ہی نظریں ایسی ہیں جو مقابل کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو

جاتی ہیں حالانکہ بظاہر وہاں نہ کوئی کمان ہے اور نہ تیر۔ عورتوں کی طرف دیکھنے سے آنکھیں اگرچہ خوش ہوتی ہیں لیکن روح نقصان اٹھاتی ہے تو اس خوشی کو کیسے خوش آمدید کہا جائے جو اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہے۔

موجودہ زمانہ بڑی سرعت کے ساتھ مادیت کی طرف جا رہا ہے اور روحانیت دن بدن مفقود ہوتی جا رہی ہے اخلاقی پستی کے آثار چاروں طرف سے نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں حیوانیت انسان پر روز بروز غلبہ پا رہی ہے جنگ و جدال اور کشت و خون کے مہیب بادل تمام دنیا پر چھا رہے ہیں یہ سب انسان کی کس غلطی کی پاداش میں ہو رہا ہے۔ یہ سمجھنا ہمارے لئے مشکل امر نہیں۔ ظاہر ہے جب ہر شخص انفرادی حیثیت سے کسی غلط فعل کا ارتکاب شروع کر دے تو پھر دنیا برائی کی آماجگاہ کیوں نہ بنے! دنیا کو ہر قسم کی برائی اور نجاست سے پاک کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ عورتیں پردہ کی پابندی کریں اور بے جا زیب و زینت کے اظہار سے احتراز کریں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں کیونکہ اسی میں انکی دینی اور دنیوی فلاح کا راز مضمر ہے۔ خدا تعالےٰ نے عورتوں کو یہاں تک حکم دیا ہے کہ وہ غیر مرد کے ساتھ نرمی سے بات نہ کریں خصوصاً اس وقت جب وہ گھر میں تنہا ہوں اور کوئی غیر مرد دروازے پر دستک دے تو اس حالت میں عورت کو چاہیئے کہ وہ پردے کی اوٹ سے ہی بلند آواز سے بات کرے۔ اس سے ایک تو کسی تیسرے شخص کو ان دونوں کے بارے میں غلط فہمی پیدا نہ ہوگی اور دوسرے مخاطب (مرد) کے دل میں ایک عورت کے لئے منفی جذبات پیدا نہ ہوں گے اور عورت کی اسی میں بھلائی ہے اور وہ کئی طرح کی تکلیفوں سے بچ سکتی ہے۔ ارشاد ربّی ہے۔

"فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ"

(کسی شخص کے ساتھ جو پس پردہ تم سے بولے) تم دبی زبان سے بات مت کرو ورنہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے وہ اپنے مطلب کی توقعات رکھنے لگیں گے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس امر سے منع فرمایا جو دوسروں کو برائی کی ترغیب دے۔ مثلاً عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا۔ ایسے زیورات پہننا جس سے آواز پیدا ہو۔ یا باریک لباس زیب تن کرنا۔ چنانچہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں انہوں نے باریک کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ آپؐ نے ان کو دیکھا تو رُخِ انور کو دوسری طرف پھیر لیا اور ارشاد فرمایا۔

"اسماء! جب عورت جوان ہو جائے تو اس کے جسم میں سے چہرہ اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر نہیں آنا چاہیئے"

لیکن آج کل عورتیں ایسا لباس پہنے پھرتی ہیں جس سے ان کا سارا جسم نظر آتا ہے حتیٰ کہ یہ عورتیں باریک لباس پہن کر ہی بازاروں میں جاتی ہیں اور برقعہ یا بڑی چادر سے اپنے آپ کو لپیٹنے کی بجائے باریک دوپٹہ رسی کی طرح بٹ کر گلے میں ڈالے پھرتی ہیں حالانکہ ایسا لباس مسلمان عورت کے لئے ممنوع ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی بھتیجی باریک دوپٹہ اوڑھ کر آپؓ کے پاس آئی۔ آپؓ نے اس کے باریک دوپٹہ کو دیکھا تو غصہ سے پھاڑ دیا اور فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خدا تعالیٰ نے سورۃ النور میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اسکے بعد آپؓ نے ایک بڑی چادر منگوا کر بھتیجی کو اوڑھنے کے لئے دی۔ احمدی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردے اتار دیں اور بے پردگی سے اجتناب برتیں۔ کیونکہ مومن عورتوں کیلئے ضروری ہے کہ ان کی ظاہری صورت سے خیر اور انکے لباس سے ایمان اور تقویٰ آشکار ہوتا ہو اسکے اقوال و اعمال نیکی اور تقویٰ کے مظہر ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ عورت اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے سامنے سر اطاعت خم کرنے والی ہے اسکے علاوہ مومن عورت پر واجب ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کو احسن طور پر انجام دے اور دوسری عورتوں کو بھی ان فرائض سے آگاہ کرے تا خدا تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ ہم عورتوں پر اپنا خاص فضل و کرم کرے اور ہمیں عقل و شعور عطا کرے کہ ہم حسن و قبیح میں تمیز کر سکیں اور صراطِ مستقیم کو اپنائیں۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم نورالدین صاحب صدیقی آف میرٹھ مورخہ ۲۳ اگست ۸۱ء کو اچانک ہارٹ اٹیک کے سبب انتقال فرما گئی ہیں۔ موصوفہ نہایت نیک دیندار اور دُعاگو خاتون تھیں قارئین بدر سے موصوفہ کی مغفرت و درجات میں بلندی اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کی توفیق پانے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ چوہدری منصور احمد چیمہ بی۔ اے قادیان

تقریب رخصتانہ اور درخواستِ دُعا

مورخہ ۱۶ اگست ۸۱ء کو مکرم عبدالسلام صاحب مدراس کی بیٹی عزیزہ نگہت سلطانہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے بیٹے مکرم ظہیر الدین صاحب کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان ۸۰ء کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر کے عوض پڑھا تھا۔

رخصتانہ کی تقریب کا آغاز مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی تلاوت اور مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدر آباد کی نظم سے ہوا۔ بعدہٗ خاکسار نے مختصر خطاب کیا۔ اور آخر میں محترم سیٹھ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر حیدر آباد اور مدراس کے احمدیوں کے علاوہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے متعدد احباب نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

اعلانِ نکاح

میری نواسی عزیزہ عطیہ سلطانہ سلمہا بنت مکرم محمود احمد صاحب ہاشمی مرحوم حیدر آباد کا نکاح عزیز رفیق احمد سلمہ ابن مکرم بشیر الدین اللہ دین صاحب کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۲۸/۸/۸۱ کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/ روپے ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعاؤں کی خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ فاطمہ بائی اہلیہ فاضل اللہ دین صاحب سکندر آباد۔

درخواستہائے دُعا

(۱)۔ مکرم محمود احمد صاحب احمدی جلالی کوچہ حیدر آباد مد اعانت بدر میں مبلغ تیس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲)۔ مکرم عبد الرفیع خاں صاحب ابن مکرم غلام حیدر خاں صاحب حیدر آباد نے احمدیہ جوبلی ہال کے لئے نیا مائک پیش کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

خاکسار۔ رشید الدین پاشاہ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔

(۳)۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ (کیرالہ) کے ایک نادار مگر انتہائی مخلص اور مستعد رکن مکرم پی عبداللہ صاحب کو پاسیکرٹری تحریک جدید کی بچی عزیزہ رشیدہ سلمہا دل کا ایک والو کمزور ہونے کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہے۔ ڈاکٹر کوشش کر رہے ہیں کہ بغیر اپریشن کے بچی صحت یاب ہو جائے۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت سے ڈاکٹروں کی اس کوشش میں کامیابی اور بچی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ خورشید احمد انور ایڈیٹر بدر نزیل کالیکٹ

(۴)۔ مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب کٹکی جمشید پور سے عزیزم آفتاب عالم صاحب کے I.A.S کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۵)۔ میرے چچا محترم سید احتشام الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سونگھڑہ ان دنوں علیل ہیں اُن کی شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید رشید احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سونگھڑہ

(۶)۔ مکرم عقیل احمد صاحب شاہجہانپور کی صحت و سلامتی اور مکرم عبد الماجد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اسی طرح مکرم عبد المومن صاحب قمر اپنجمسٹریٹ کینیا (نیروبی) کی دینی و دنیوی ترقیات اور اعلیٰ منفاصد میں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد الحفیظ عاجز بی اے قادیان۔

(۷)۔ خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات اور خادم دین بننے کے لئے نیز جاوید احمد دلنی (اونہ گام) کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے اور نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ منیر احمد وانی احمدی ترکپورہ۔ کشمیر۔

(۸)۔ مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب چاؤ باسہ سے اپنے بیٹے پرویز احمد کے میڈیکل میں داخلہ کے امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

کتاب "دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ" کا ایک ورق۔ بقیہ صفحہ اوّل

ایک بہت ہی اہم نصیحت پر ختم فرمایا۔ حضور نے فرمایا! جب اپنی اپنی مذہبی کتابیں پڑھیں تو انہیں سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں میں آپ صاحبان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن ایک بہت عظیم کتاب ہے۔ اگر اس کی تعلیم اور مدنی زندگی سے متعلق اس کے بیان کردہ اصولوں پر عمل کیا جائے تو عالمگیر جنگ کے خطرات میں گھری ہوئی یہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے کیونکہ یہ عظیم کتاب سب کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔"

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۴۶۹ - ۴۷۱)
(منقول از الفضل مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۸۱ء)

پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت و منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو کلکتہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر ۳۰ر اکتوبر کو بنگال کی مجالس انصار اللہ کا ایک روزہ سالانہ اجتماع بھی رکھا گیا ہے۔ لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ بنگال سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے احباب کو بھی کانفرنس میں شرکت کی پُرخلوص دعوت دی جاتی ہے۔ ہر سال کی طرح مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کلکتہ کرے گی۔ ضروری خط و کتابت کلکتہ احمدیہ مسلم مشن کے ایڈریس پر کی جائے۔ نیز دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ کی طرف سے اس کی سالانہ رپورٹ 30 ستمبر 1981ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ رپورٹ مختصر مگر مکمل ہو اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ چندہ لجنہ و ناصرات جمع شدہ بھی ۳۰ر ستمبر ۱۹۸۱ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ دوران سال عورتوں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے والی خواتین کے نام معہ مکمل پتہ جات سالانہ رپورٹ کے ساتھ بھجوائیں۔ اسی طرح پڑھنے والی عورتوں اور بچوں کی تعداد بھی بھجوائی جائے۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں فل سکیپ کاغذ پر صدر لجنہ مقامی کے دستخط کے ساتھ بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

ربوہ سے بذریعہ تار مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی نے یہ افسوسناک اطلاع بھجوائی ہے کہ اُن کی والدہ محترمہ جو کہ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کی بھی والدہ محترمہ تھیں مورخہ ۳۰ر اگست ۱۹۸۱ء کو ربوہ میں وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں اور موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب موصوفہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست دعا:۔ خاکسار اپنے بھائی انعام اشرف صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب مقیم عراق۔ مکرم لطیف احمد صاحب مقیم کراچی۔ پھوپھی عطیہ بیگم صاحبہ۔ چچا عبدالقادر صاحب لنڈن۔ مکرم مودود احمد خان صاحب و مکرم رشید احمد خان صاحب مقیم فرینکفورٹ اور اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ مبلغ ۲۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ آمین۔ خاکسار: عطاء الٰہی خان فرینکفورٹ۔

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"
ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود
ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ
غلام محمد اینڈ سنز پارلی پورہ کشمیر ۱۹۲۲۳۳

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ہیڈ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹوونگس

درخواست دعا:۔ محترم حاجی بابا خدابخش صاحب درویش کافی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

تفصیلی پروگرام چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جیسا کہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو اس سے قبل علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرما دی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ ر اخاء (اکتوبر) بروز جمعۃ المبارک - ہفتہ - اتوار منعقد ہوگا۔

اب ذیل میں اس اجتماع کے علمی و ورزشی اور دیگر پروگراموں کی پوری تفصیل دی جا رہی ہے تاکہ اس کے مطابق مجالس اپنے اپنے نمائندگان کو تیار کر سکیں۔ واضح رہے کہ اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ کیونکہ امسال اجتماع کے موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ سب مجالس کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

علمی مقابلہ جات - خدام

۱۔ حسنِ کارکردگی و موازنہ مجالس:- موازنہ مجالس میں جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ۔ ترسیل چندہ جات۔ دینی امتحان میں شرکت۔ مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ امور کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۲۔ مقابلہ تقاریر (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام اسی حزب میں شامل ہوں گے۔

عناوین:
۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ۔
۲۔ برکاتِ خلافت۔
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منصب و مقام۔
۴۔ خلافتِ ثالثہ اور تحریک تعلیم القرآن۔
۵۔ غلبۂ اسلام کی صدی اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔

وقت: پانچ منٹ

۳۔ مقابلہ تقاریر (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام اس حزب میں شامل ہوں گے۔

عناوین:-
۱۔ فضائلِ قرآن مجید۔
۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کوئی ایک پہلو۔
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۴۔ خلافتِ ثالثہ کی برکات۔
۵۔ تنظیم خدام الاحمدیہ کے مقاصد۔

وقت: تین منٹ

۴۔ مقابلہ حسنِ قرأت (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام
۵۔ 〃 〃 (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام
۶۔ مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام
۷۔ 〃 〃 (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام

(وقت ۲ منٹ)

۸۔ پرچہ ذہانت: یہ تحریری پرچہ ہوگا۔ پرچہ سوالات پر ہی اسی وقت نصف گھنٹے میں جواب لکھ کر دینا ہوتا ہے۔

۹۔ مشاہدہ و معائنہ: ایک میز پر متفرق اشیاء بکھری ہوں گی ایک منٹ ملاحظہ کے بعد اپنی یادداشت سے قلمبند کرنا ہوتا ہے۔

۱۰۔ بیت بازی: درِ ثمین۔ کلام محمود اور درِ عدن (کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضؓ) کے اشعار ہی استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔

ورزشی مقابلہ جات خدام الاحمدیہ

۱۔ فٹ بال۔ ۲۔ کبڈی ۳۔ والی بال (حزب الف) ۴۔ والی بال (حزب ب)
۵۔ رسہ کشی۔ ۶۔ گولہ (حزب الف) ۷۔ گولہ (حزب ب) ۸۔ دوڑ (حزب الف)
۲۰۰ گز۔ ۹۔ دوڑ (حزب ب) ۱۰۰ گز۔ ۱۰۔ لانگ جمپ (حزب الف)
۱۱۔ لانگ جمپ (حزب ب) ۱۲۔ تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف) ۱۳۔ تین ٹانگ کی دوڑ (حزب ب)۔ ۱۴۔ لانگ جمپ ۱۵۔ ہائی جمپ ۱۶۔ نشانہ غلیل ۱۷۔ سو اشکل

نوٹ:- ورزشی مقابلوں میں الف اور ب کی حزب بندی موقعہ پر جائزہ لے کر کی جائے گی۔

علمی مقابلہ جات ـــ اطفال

۱۔ حسنِ کارکردگی و موازنہ مجالس:- موازنہ مجالس میں جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ۔ ترسیل چندہ جات۔ دینی امتحان میں شرکت۔ مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ امور کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۲۔ مقابلہ تقاریر (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے۔ وقت تین منٹ۔

۳۔ مقابلہ تقاریر (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے۔ وقت دو منٹ۔

مشترکہ عناوین:
۱۔ آدابِ مجالس۔
۲۔ فضائلِ قرآن مجید۔
۳۔ علم بڑی دولت ہے۔
۴۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔
۵۔ اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل

۴۔ مقابلہ حسنِ قرأت (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس میں شامل ہوں گے۔
۵۔ 〃 〃 (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال 〃 〃 〃 〃 〃
۶۔ مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال 〃 〃 〃 〃 〃
۷۔ 〃 〃 (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال 〃 〃 〃 〃 〃

(وقت ۲ منٹ)

ورزشی مقابلہ جات ـــ اطفال

۱۔ فٹ بال۔ ۲۔ کبڈی۔ ۳۔ دوڑیں (حزب الف۔ ب۔ ج۔ د) ۴۔ تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف، حزب ب) ۵۔ نشانہ غلیل۔ ۶۔ میرو ڈبہ۔ اور ۷۔ اطفال کی بعض اور دلچسپ کھیلیں۔

نوٹ:- الف اور ب وغیرہ کی حزب بندی موقعہ پر ہی جائزہ لے کر کی جائیگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام خدام و اطفال کو پورے ذوق و شوق اور بھرپور تیاری کے ساتھ اجتماع کے علمی اور ورزشی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

انصار اللہ بھارت کا دوسرا سالانہ مرکزی اجتماع

امسال انصار اللہ بھارت کا سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲ ر اکتوبر کی تاریخوں میں بروز بدھ۔ جمعرات قادیان میں منعقد ہوگا۔ بھارت کے انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائیں اور اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے ابھی سے سفر کی تیاری شروع فرما دیں۔ زعماء اعلیٰ و زعماء علاقہ سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں سالانہ مرکزی اجتماع میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ ہر مجلس اور جماعت سے نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔

چندہ سالانہ اجتماع ــــ چونکہ سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری ہے۔ تاکہ اخراجات اور اشیاء ضروریہ کی فراہمی میں پریشانی نہ ہو۔ اس لئے مجالس سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے جلد از جلد مرکز بھجوا دیا جائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ولادت:- مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک و خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: مرزا محمد زمان درویش قادیان۔